

خدا مالدین فروش امیر علی کے دعوت

مباہلہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLU SUNNAT WAL JAMAAT"

جواب

محمد شمیم الحسن قادری رضوی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی و نسلو علی رسولہ الکریم و علی
الہ و أصحابہ اجمعین

برادران اسلام! افغانستان میں روکی مداخلت کے بعد وطن عزیز پاکستان کو جس
قسم کے خطرات درپیش ہیں وہ اہل نظر کے مخفی نہیں۔ ملت اسلامیہ کے داخلی اور خارجی
دشمن اپنے پورے وسائل سے مسلح ہو کر اس ملک اور مسلمانوں کی وحدت کو بارہ بارہ کرنے
کے لیے ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان حالات میں ہر محب وطن کو سوچنے پر مجبور ہے کہ عوام میں
اتحاد و اتفاق کی جتنی ضرورت آج ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ ہماری بد قسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا
ہو سکتی ہے کہ ہمدی صفوں میں کانگریسی قومیت کے لوگ آج بھی موجود ہیں جو ملت اسلامیہ
کا شیرازہ بکھیرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس کی تازہ ترین مثال وہ پمفلٹ ہے جسے امیر علی
قریشی کی دعوت مباہلہ اور شاہ احمد نورانی کا قرآن کے عنبران سے
لاکھوں کی تعداد میں پھیل کر ملک کے گوشہ گوشہ میں مسل اور مفت تقسیم کرایا جا رہا ہے۔
اور ہم ظریفی کی انتہا یہ کہ اس کی اشاعت پر غورہ کالاج بھی دیا جا رہا ہے۔ اندیشہ حالاً
حکومت اور عوام کے لیے لمحہ فکر یہ ہے کہ ملک دشمنوں کی یہ حرکت کسی سازش کا پیش خیمہ
نہ ہو؟ ذیل میں ہم نے محض ملکی سالمیت اور حب الوطنی کا تقاضا سمجھتے ہوئے اس پمفلٹ
کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے تاکہ پاکستان بلکہ عالم اسلام کی عظیم اکثریت "مواد اعظم
الملت و جماعت" کے عظیم و معروف مذہبی و سیاسی رہنما حضرت مبلغ اسلام مولانا
شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم کے متعلق عوام کے ذہنوں کو انتہائی عیاری
کے ساتھ جو گمراہ کیا جا رہا ہے اس کا انزالہ کر کے حقیقت حال کو واضح کیا جائے۔
اس پمفلٹ میں امیر علی نے اپنے آپ کو خواجہ غوث بہاؤ الحق ذکر یا ملتانی قدس
سرہ العزیز کی اولاد میں جا کر اپنا مذہبی رشتہ ان لوگوں کے ساتھ بتایا ہے جو لوگ
جو لوگ انبیاء کرام، اولیاء عظام کے گستاخ و بے ادب سمجھے جاتے ہیں۔ جو لوگ
مرزا اعیان و اولیاء کو صنم خانہ اور بنت خانہ جیسے الفاظ سے یاد کرتے ہوں اور قدرت (حکومت)
میر آجل نے پران مرادات اور قبوں کو مزار (گرنے) کر دینے کا عزم رکھتے ہوں، ایسے لوگوں
سے اپنا مذہبی رشتہ جوڑنا آگ اور پانی کے یکجا ہونے کی طرح عجائبات زمانہ سے ایک ہے
لہذا ہماری سوچ بھی رائے یہ ہے کہ امیر علی ان بزرگ کی اولاد میں سے نہیں۔ اور اگر ہے تو

پھر اُسے ناخلف ہی کہا جاسکتا ہے۔ بہر حال کہنا یہ ہے کہ امیر علی نے اپنے آپ کو اکابر
 علماء دیوبند کا ادنیٰ خادم، اکابر دیوبند کو سچا پکا اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کا حامل
 مسلمان، اور اُن اکابر دیوبند کو اولیاء اللہ اور دیوبندی مسلک کے لوگوں کو اصلی اہلسنت
 کہا ہے جبکہ مولانا نورانی صاحب اور ان کے ہم مسلک مفسرین حضرات کو نقلی اہلسنت، باطل پر
 بھی کہا ہے اور پمفلٹ کے آخر میں مسلمان بھی کہا ہے۔ کیا امیر علی صاحب اور ان کے ہم مسلک
 دیوبندی حضرات میری اس حیرت کو دور کریں گے کہ نورانی صاحب اور ان کے ہم مسلک اگر باطل
 پر ہیں تو انہیں مسلمان کیوں لکھا؟ اور اگر مسلمان ہیں تو ”دعوتِ مباہلہ“ اور اس پر اصرار کا
 کیا مطلب ہے؟ ہمیں اس بات سے غرض نہیں کہ امیر علی نے اپنے ہم مسلک لوگوں کو سچا مسلمان
 اہل حق، اصلی اہلسنت کیوں لکھا اور کچھ بات صرف اتنی ہی ہوتی تو ہمیں ان سے تعرض کرنے
 کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر جب وہ ایک معروف مذہبی رہنما پر یہ بنیاد الزام لگا کر اور جھوٹے بتائی بازو کر کے
 موادِ اعظم کی تحقیر و تذلیل کرنے پر تلا ہوا ہے اور موادِ اعظم اہلسنت و جماعت کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچا
 رہا ہے تو اب ہمارے لیے خاموشی تا ثانی بن کر اپنے مسلک کی تحقیر و تذلیل کو گوارا کر لینا ناممکن
 ہے۔ رسم و بارِ حق سے نا آشنا تھا میں بلکہ کہ اُٹھا جو پکارا خود آپ نے
 مضمون کی طعالت سے بچنے کے لیے ”دعوتِ مباہلہ“ نامی پمفلٹ کے صرف اسی قدر اقتباس
 نقل کروں گا جن کا جواب دینا کسی حد تک بھی ضروری ہے۔ لایعنی باتوں سے مجھے کوئی سروکار
 نہ ہوگا۔ امیر علی نے جو دعوتِ مباہلہ مولانا مولانا نورانی صاحب کو دی ہے۔ اس میں حق و باطل
 کے اظہار کے لیے چند خود ساختہ اور من گھڑت طریقے اور تجاویز پیش کی ہیں جو حجبِ ذیل ہیں:
 ۱۔ مولانا نورانی اور ہم (امیر علی) دونوں حضور کے دستِ پاک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں جس
 کے سلام کا جواب آئے وہ اور اُس کی جماعت برحق۔ ۲۔ نماز فجر کے بعد ذکر و مراقبہ کے بعد ایک
 دوسرے کے لیے بدعا کریں۔ پانچ منٹ بعد جس کی شکل منجھو جائے وہ باطل پر ہوگا۔
 ۳۔ مولوی حبیبی احمد مدنی کی قبر پر ہم دونوں چلیں میرے ذکر کے بعد اگر قبر سے ذکر کی آواز اور
 خوشبو آئے تو دیوبندی مسلک حق اور سچا۔ ۴۔ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی قبر پر ہم دونوں
 چلیں میرے ذکر کے بعد اگر قبر سے بُری آواز اور بدبو آئے تو بریلوی مسلک باطل اور جھوٹا۔
 ۵۔ مولوی خلیل احمد سہارنپوری کی قبر پر ہم لوگ چلیں میرے ذکر کے بعد قبر سے اگر قرآن پاک
 پڑھنے کی آواز اور خوشبو آئے تو دیوبندی مسلک برحق اور سچا۔ ۶۔ مولانا نورانی کے والد صاحب

کے قبر پر چلیں میرے ذکر کے بعد قبر سے جڑی آواز اور بدبو آئے تو بریلوی سسک جھوٹا اور باطل۔
 امیر علی نے مندرجہ بالا تجاویز پر عمل درآمد کے سلسلہ میں اپنی کوشش کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ
 کیا ہے کہ "میں نے مدینہ طیبہ میں مولانا نورانی کا بازو پکڑ کر کہا کہ میں نے آپ کو مباہلہ کا چیلنج
 دیا تھا۔ اب آپ چونکہ اتفاق سے یہاں موجود ہیں لہذا آپ میرے ساتھ مباہلہ کریں مگر نورانی صاحب
 طرح دے گئے "والم الحروف نے مولانا نورانی سے امیر علی کے دعویٰ کے بارے میں جب
 احتفاسد کا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ بالکل مفید جھوٹ اور خالص بہتان ہے" جہاں
 تک امیر علی کی دعوت مباہلہ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ امیر علی نہ معروف
 شخصیت ہے اور نہ اس کی علییت کا کسی کو پتہ ہے لیکن جس جماعت کی حمایت میں وہ اپنی
 سرگرمیاں دکھا رہا ہے کم از کم اس جماعت میں تو اہل علم حضرات کی کمی نہیں ہے۔ آخر علماء و دیوبند
 اس مسئلہ پر کیوں خاموشی اختیار کیے بیٹھے ہیں۔ وہ امیر علی کی تجاویز پر اپنا تبصرہ کیوں نہیں
 ظاہر کرتے کہ مباہلہ کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ جو امیر علی نے پیش کیا ہے یا کچھ اور؟ اگر واقعی
 مباہلہ کرنا ہی مقصود ہے تو یہ مباحثہ اور من گھڑت طریقہ اپنانے کے بجائے اس طریقہ کو کیوں
 نہیں اختیار کرتے ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ کیا آپ کو پتہ نہیں کہ حضور نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خیراں کے علیائوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا ایک موقع پیش
 آیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بندہ یسوعی قرآن مجید میں مباہلہ کرنے کا یہ طریقہ ارشاد فرمایا؟ اور کیا حدیث
 بخاری بھی آپ کی نظر سے نہیں گزری؟ اور کیا علما، مفسرین، ائمہ کے ارشادات سے آپ بالکل بے خبر
 ہیں اور آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ مباہلہ کن حالات میں اور کن امور میں مشروع اور جائز ہے؟
 اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کا کیا طریقہ ارشاد فرمایا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مباہلہ کے لیے کیا طریقہ اختیار فرمایا؟ اور ائمہ دین نے کن شرائط کے ساتھ اس کا شروع
 ہونا بتایا ہے؟ اگر آپ نہیں جانتے تو لیجیے میں بتا دیتا ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد
 فرماتا ہے: **اِنَّ مَثَلَ عِيسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقْنٰهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝**
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ
مِّنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اٰبْنَاءَنَا وَ اٰبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ اَهْلُنَا
وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّنْهُ اللّٰهُ عَلٰى الْكَافِرِیْنَ ۝ ترجمہ: بیشک حالت
 کے مشابہ حالت عیسیٰ (حضرت آدم کی ہے کہ ان کے

قَالَ تَعَالَى فَمَنْ حَاجَّكَ بَعْدَ هَذِهِ الدَّلَائِلِ الْوَاضِحَةِ وَالْجَوَابَاتِ
الْإِثْمَةِ فَاقْطَعْ الْكَلَامَ مَعَهُمْ وَعَامِلْهُمْ بِمَا يَعْمَلُ بِهِ الْمُعَانِدُونَ
وَهُوَ أَنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْمَلَاعِنَةِ - (ترجمہ) مہو نظر انصاف طالب حق ہو گا وہ
یقیناً سمجھ لے گا کہ بیان اپنے انتہائی کمال کو پہنچ چکا ہے ایسے ہی مقام پر اللہ تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا کہ جو لوگ (اے محبوب) ان واضح دلائل اور صاف شرح جوابات کے بعد
بھی تم سے حجت بازی کریں تو آپ ان سے مباحثہ ختم کر دیں اور ان کے ساتھ وہ برتاؤ کریں
جو جھگڑاؤ قسم کے لوگوں سے کیا جاتا ہے یعنی دعوت مباہلہ دیں۔ "معلوم ہوا کہ مناظرہ کے
بعد ہی مباہلہ ہو سکتا ہے اور یہی صحیح طریقہ ہے جو قرآن و سنت و کلام اللہ سے ظاہر ہے۔
اور دینی معاملات میں حق واضح کرنے کے لیے مناظرہ کرنا سنت انبیاء ہے۔ چنانچہ
امام رازی تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں: **واعلم ان هذه الرواية دالة على ان
المناظرة في تقرير الدين وازالة الشبهات حرفة الانبياء عليهم الصلوة
والسلام** یعنی جہاں لو کہ یہ روایت دلالت کر رہی ہے کہ احقاقِ دین اور ازالہ شہادت
کے لیے مناظرہ کرنا طریقہ انبیاء ہے۔
(ب) مباہلہ قطعی اور پرہیزگنا ہے نہ کہ ظنیات پر۔ قطعی امور مدار کفر و ایمان ہو گئے
ہیں۔ ظنیات پر کفر و ایمان کا دار و مدار نہیں ہوتا۔ لہذا اگر مباہلہ ہو گا تو کفریات دیوبندی
وہابیہ پر ہی ہو گا کہ دیوبندیوں نے جو شان رسالت میں گستاخیاں کی ہیں وہ ہمارے
قطعا کفر ہیں۔ خطا کہتے کہتے شوق نے دفتر کیے رواں + افراط اشتیاق نے آخر طعانی بات
یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہو گی کہ امیر علی نے جو خود ساختہ تجاویز پیش کی ہیں چونکہ
دیوبندی مسلک کے لوگ انہیں خوب اچھا ل رہے ہیں اور شائع کر کے خوب تقسیم کر رہے
ہیں ایسے میں مسلک دیوبند کے لہاب علم و دانش سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہوں کہ کسی قبر سے اچھی یا
برائی باز کا آنا۔ اور کسی قبر سے خرابی کا پیدا کیا حق و باطل کو پہچاننے کا معیار ہے؟ (حالانکہ
مباہلہ کے وقت آپ لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ کس کی قبر سے خرابی پھیلتی ہے اور کہاں
سے بدبو۔ اسی طرح اچھی اور بُری آوازوں کا بھی پتہ چل جائے گا اُس وقت انشاء اللہ
یہ عاری غرضیاں آپ لوگ بھول جائیں گے) اور امیر علی صاحب! آپ بھی جواب دیں
ساتھ ہی اس سوال کا جواب بھی مرحمت فرمائیں۔ اور اگر آپ سے جواب ممکن نہ ہو تو علم

اپنے اکابر دیوبند سے پوچھ لیں کہ ”یہ کس طرح آپ کو معلوم ہوا کہ قبروں پر حق و باطل کا اظہار اچھی اور بری آوازوں اور خوبو و بدبو کے ذریعہ ہی ہوگا؟ کیا اللہ تعالیٰ آپ کی بات کو پورا کرنے کا پابند ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کسی اور طریقے سے اظہار حق و باطل نہیں کر سکتا؟ آخر کیوں ضروری ہے کہ حق و باطل کا اظہار اسی طرح ہو جسے آپ چاہتے ہیں؟ کیا بخیر اور آئندہ کے پیش آنے والے واقعات کو پیشگی علم آپ کے پاس ہے؟ آخر آپ کا ذریعہ علم کیا ہے؟ آخر اسے ہم آپ کا دعویٰ غیب دانی سمجھیں یا خاموش ادعائے نبوت سمجھیں یا کیا سمجھیں؟ ”میری تقریر طبعی بار کر بے چین کرتی ہے۔ صاحب کیا ہے وہی کہتا ہوں جو دل پر گزرتی ہے۔ حق و باطل کے اظہار کے لیے جو معیار آپ نے مقرر کیا ہے اسی معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی آپ سے یہ کہے کہ امیر علی صاحب! آپ کے پیشوا اور مسلک دیوبند کے عظیم مبلغ مولوی غلام اللہ خان صاحب راوی پٹنہ والے کے انتقال پر ان کے چہرے کا دیدار کیوں نہیں کر لیا گیا جبکہ ہزاروں افراد دیدار کی تمنائیں کرتے تھے لیکن انہیں مایوس ہونا پڑا اور عند کیا گیا کہ ”طبی وجوہ کی بنا پر حضرت کا چہرہ نہیں دکھلایا جاسکتا ہے“ اور آپ پر نہ سمجھیں کہ کوئی ڈھکی چھپی بات ہے یہ بات تو ملک کے قومی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے درہ تو کسی کو اس کی ہول بھی نہیں لگتی۔ اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مولوی غلام اللہ صاحب عجب طبعی موت مرے ہیں (یعنی جلنے دینے جیسا کوئی عاقل

پیش نہیں آیا) تو پھر دیدار نہ کرنے کی وجہ صرف یہی کچھ میں آتی ہے کہ سزا اللہ ان کا چہرہ بوقت موت مسخ ہو گیا تھا اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی تقریروں میں توحید کی آڑ میں انبیاء کرام و اولیاء عظام کی شان میں علی الاعلان گستاخیاں کرنے کے عادی تھے۔ اسی لیے ان کا چہرہ مسخ ہو گیا ہوگا تو بتائیے اس موقع پر آپ کیا کہیں گے؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مسلک باطل تھا۔ بڑے بڑے فاسق و فاجر دنیا سے جاتے ہیں لوگ ان کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ وہ تو عالم تھے ان کے چہرے پر تو فدا نیست اور شگفتگی ہونی چاہیے تھی۔ ڈاکٹر اقبال ایک مومن کی موت کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں:

نشان مرد مومن با تو گویم چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست
اس موقع پر میں اس کے حوالہ اور کچھ نہیں کہنا ہے کہ۔ چہار کھانچا جس کو مدتوں

سے دل میں لے آؤں + ہزار افسوس وہ شرح وریاں تک بات جابجہی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اظہار حق و باطل کے بارے میں جو معیار امیر علی نے مقرر کیا ہے اس کے پیش نظر تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ قرب قیامت میں جب دجال ظاہر ہوگا اور اس کے عجیب اور خارق عادت اور کاظم ہوگا۔ مثلاً بارش برتنا، مردے زندہ کرنا، قحط صائی لانا، جنت و نار دکھانا، زمین کے خزانوں کا اس کی آواز پر ظاہر ہونا، پھر ان خزانوں کا اس کے پیچھے چلنا۔ تو کیا ان امور کو دیکھ کر یہ کہنا صحیح ہوگا کہ دجال اور اس کے ماننے والے اہل حق اور بچے ہیں اور اس کو ماننے والے جھوٹے اور باطل پر ہیں؟

امیر علی قریشی کو میرا مشورہ: مبذول کرانا چاہوں گا کہ: مولانا شاہ احمد نورانی اور ان کے ہم مسلک لوگوں کو کسی کی قبر پر بے جا مانے سے پہلے اپنے مسلک و پابند کے مقتضائے و اکابر علماء سے مندرجہ ذیل مسائل میں فتویٰ بھی انھوں نے حاصل کر لیا ہے؟ اگر فتویٰ حاصل نہیں کیا ہے تو میں انھیں مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ پہلے ان سے فتویٰ ضرور حاصل کر لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے ہم مسلک و اکابر و پابند آپ کو عین موقع پر دغا دے جائیں، آپ کا ساتھ چھوڑ دیں، آپ ہی پر کفر و شرک و حرام کا فتویٰ لگادیں۔ وہ مسائل یہ ہیں:

- الف: بزرگوں یا کسی کی قبر پر خاص ارادہ کر کے صغر کرنا جائز ہے یا نہیں؟
- ب: بزرگان دین و صاحب قبور اپنی قبروں میں زندہ ہیں یا مردہ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ مر کے مٹی میں مل گئے ہوں؟
- ج: اہل قبور حق و باطل کے اظہار کے سلسلہ میں کسی قسم کا تصرف کر سکتے ہیں اور قادر ہیں؟
- د: حق و باطل کا اظہار جب اہل قبور تلاوت قرآن و ذکر سے کریں گے تو یہ ان کی طرف سے مدد ہوگی تو کیا اہل قبور سے امداد برحق ہے؟

۵: جو حق پر ثابت ہوگا کہ یا اسے قبر والوں سے نفع پہنچے گا اور جو جھوٹے ثابت ہو گئے گا انھیں اہل قبور سے ضرور نقصان پہنچے گا۔ تو کیا اہل قبور کسی کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ یا اسے کوئی نفع و نقصان ملتا ہے؟

۶: اور پھر البتہ کہ کیا علم ہی ہوگا کہ کچھ لوگ ہماری قبر پر حق و باطل کا اظہار کرنے (مدد چاہنے) کے لیے آئیں۔

مجھے یقین ہے کہ جب مندرجہ بالا سوالات علماء دیوبند سے پوچھیں گے تو ان کا جواب من کر آپ کا سارا تشہیر لے ہو جائے گا۔ اور اس وقت آپ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلے جائیں گے۔ دل کے پھپھو لے جل گئے مینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ میں آپ کو فتویٰ حاصل کرنے کا مشورہ اس لیے دے رہا ہوں کہ آپ تو ان کو علماء دیوبند کی حمایت و کالت میں اچھل کود رہے ہیں اور اس بات سے بے خبر ہیں کہ "علماء دیوبند کا پورا مسلک تضادات کا مجموعہ ہے" شاید آپ نے کوئی کتاب ان کی ایسی دیکھ لی ہوگی جس سے آپ یہ سمجھ بیٹھے ہوں کہ "سعرس و فاتحہ میلاد، بزرگوں سے توسل و استمداد، قبروں پر حاضری، عرس میں شرکت، بزرگوں کے تصرف و اختیارات، ان کے علوم غیبیہ و انکشافات باطنی، دلوں کے سراوس بد مطلع ہو جانا، وغیرہ وغیرہ عقائد و نظریات کے علماء دیوبند قائل ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کو ان کی کتابوں سے ایسا دھوکہ لگا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مجھ سے من لیں کہ علماء دیوبند کو وہ بالامسائل میں بالکل ان مسائل کے برعکس بھی ایک نظر رکھتے ہیں۔ گویا ہر مسئلہ اختلافی میں وہ لوگ دو رائے، دو عقیدہ، دو شرک و کفر کا بھی اور ایمان کا بھی حلال و ناجائز بھی اور حرام و ناجائز بھی (کے پابند ہیں گے۔ اور یہی ان کے مسلک کا

سب سے بڑا تضاد ہے۔ اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ آئے تو میں آپ کی رہنمائی علماء دیوبند کی مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف کرتا ہوں آپ ان کا بغور مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو میرے اس دعویٰ کی صداقت کا یقین ہو جائے گا۔ مندرجہ بالا مسائل کے بارے میں علماء دیوبند کی حمایت و کالت دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ "تذکرۃ الرشید - ارواح ثلاثہ - نشر الطیب اشرف السوانح - الامداد - شیخ الاسلام مہر - امداد العشاق - مرشد گنگویشی صراط المستقیم - تصانیف توحید - حفظ الایمان - تحذیر الناس - براہین قاطعہ - صراط مستقیم - فتاویٰ رشیدیہ - تقریرات الایمان - بلغۃ الحیران - جواہر القرآن وغیرہ کتب کا مطالعہ میرے دعویٰ کی صداقت کے لیے بہت کافی ہوگا اور اگر اتنی کتابوں کا مطالعہ دشوار ہو تو ایک طرف تقریرات الایمان یا فتاویٰ رشیدیہ کا مطالعہ کریں۔ دوسری طرف المہندسین عقائد علماء دیوبند کا مطالعہ کریں تو بھی بہت کافی ہوگا۔ آپ حیران ہو گئے کہ ایک مسئلہ میں ایک وقت

دورانے کس طرح رکھی جاسکتی ہیں تو میں کہوں گا کہ علمائے دیوبند کا یہی وہ خاص فن ہے جس کی گہرائی تک پہنچنا ہر کس و نا کس کا کام نہیں۔ علماء دیوبند کے ملک کا اقتصاد اس شعر کا مصداق ہے ۵

جیسا ہوسم ہے مطابق اس کے میں دیوانہ ہوں مارچ میں مہل ہوں میں جولائی میں پروانہ ہوں
ہاں تو امیر علی صاحب! فتویٰ حاصل کرنے کا مشورہ میں اس لیے دے رہا ہوں کہ آپ تو نورانی صاحب اور ان کے ہم ملک لوگوں کو لے کر قبر پر جائیں اور علمائے دیوبند اپنی کتابیں تقویت الایمان، فتاویٰ رشیدیہ، بہشتی زیور لے کر آجائیں اور انکا کفر و شرک کا گوکہ کہیں آپ ہی پر داغ نہ دیں کہ امیر علی صاحب! تم قبروں پر کیا لینے آئے ہو؟ غیر اللہ سے تمہیں کیا ملے گا؟ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ یہ اہل قبور مر کے مٹی میں مل چکے ہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ غیب دان نہیں کہ منوں مٹی کے نیچے سے تمہیں دیکھ لیں گے اور تمہارے دلی مقاصد پر مطلع ہو جائیں؟ تمہیں پتہ نہیں کہ خدا نے انہیں کیا عاجز و بے اختیار بنایا ہے۔ انہیں تصرف کرنے میں مدد کرنے کی قدرت نہیں دی بلکہ یہ اہل قبور تو اپنی جان کے نفع و نقصان کے مالک نہیں تمہیں کیا نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ اور پھر جب تک یہ زندہ رہے انہیں اپنے انجام اور دوسروں کے انجام تک کا توبہ نہیں تھا تو اب مرنے کے بعد تمہارے حق و باطل کا فیصلہ یہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ علمائے دیوبند نے رسول خدا کے لیے دیوار کے نیچے کا علم نہیں مانا تو یہ مٹی کے ڈھیر کے نیچے سے تمہارے بارے میں کچھ کیونکر جان سکیں گے؟ اور امیر علی! تم تو بالکل ہی اپنے دیوبندی عقیدے سے غافل ہو بھلا بتاؤ تو! تم لوگوں کو بارگاہ رسالت مآب میں لا کر حضور کے سامنے یہ کفر و شرک کیسے بھلا دے ہو۔ جب ہمارے علماء دیوبند نے حضور کی زندگی دنیوی میں ان کا علم غیب نہیں مانا بلکہ ان کے لیے دیوار کے نیچے کا علم تک نہ مانا تو اب بھلا حضور اتنے حجاب میں رہتے ہوئے تمہیں کس طرح دیکھیں گے؟ تمہارے سلام کا جواب کس طرح دیں گے؟ جبکہ ہمارے علمائے دیوبند اپنی کتاب میں حضور علیہ السلام صاحب کے لیے ”سر کے مٹی میں ملنے والا“ پہلے ہی لکھ چکے ہیں ہاں اگر تم ہمارا دیوبند کو (کا) مشورہ مانو تو ابلیس یعنی شیطان کے پاس یہ مقدر لے کر جاؤ کیونکہ کمال کا علم حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے اس کی وسعت علمی پر قصور قلیدہ (قرآن و حدیث کے

دلائل موجود ہیں جبکہ حضور کی وصیت علی پر کوئی نص قطعی نہیں بلکہ شرک ہے شیطان کو تو تمام دوٹے زمین کا علم ہے حضور علیہ السلام کو کب دوٹے زمین کا علم حاصل ہے ؟ بلکہ ان کے لیے دوٹے زمین کا علم ماننا بھی شرک ہے تو شیطان ہی فیصلہ کرے گا اور تم ڈرو نہیں امیر علی صاحب ! چونکہ ہمارے اور تمہارے اکابرین علمائے دیوبند نے شیطان کے لیے دھول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم مانا ہے اور اس کی تعریف کی ہے لہذا ان کا ان اغلب یہی ہے کہ شیطان کا فیصلہ ہم علماء دیوبند کے حق میں ہی ہوگا کیونکہ وہ ہم لوگوں سے بہت خوش ہے ہم نے اور ہمارے (دوبانی دیوبندی) اکابر نے انبیاء اولیاء کی بہت توہین کی ہے جس کے سبب شیطان کے دشمن کو بہت تعزیر ملی ہے پھر ہمارا تمہارا ساتھ کیوں نہیں دے گا ؟ جاؤ تو سہی ؟

کہئے امیر علی صاحب ! کیسی رہی ؟ میرا کہنا نہیں تو علمائے دیوبند کی حمایت و وکالت جھوٹیں اور خادم ہی بننا ہے تو اپنے جد امجد حضرت خواجہ غوث بہاؤ الحقؒ ذکر الہی رحمتہ اللہ علیہ کے مسلک حقہ کے خادم بن جائیں اور ان کے غلاموں کو خادم بنیں کوئی اپنے دشمنوں کا بھی خادم بننا ہے ؟

امیر علی صاحب ! خواہ مخواہ آپ نے اتنا بڑا ہوتا کھڑا کیا ہے ۔ اور فیصلہ تو ہو گیا : دعوتِ مباہلہ کی کاپیاں چھپوا کر اپنے دیوبندی بھائیوں کا پیسہ آپ ضائع کر رہے ہیں ۔ فیصلہ تو خود آپ نے کر دیا ہے ۔ اور آپ نے تسلیم کر لیا ہے کہ بریلوی حق پر ہیں ۔ دیکھیے آپ نے "دعوتِ مباہلہ" نامی کتابچہ کے آخری صفحہ پر لکھا ہے کہ : اب فقیر مندرجہ ذیل باتیں چاہتا ہے :

۱۔ ہم ان کو مسلمان سمجھتے ہیں ۔ یہ بھی مسلک دیوبند کو کافر کہنا بند کر دے اور توبہ نامہ ضائع کرے ۔ ۲۔ وہ مباہلہ کر لے ۔

ہوا ہے دعا کا فیصلہ اچھا کرے حق میں زلیخا نے کیا خود چاک دھن ماہ کنناں کا سوال یہ ہے کہ بریلوی تو ہمیشہ سے اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں ۔ اصل میں تو آپ کو کھٹنا تھا اور وہ آپ نے کچھ لیا ۔ اب اس صورت میں دعوتِ مباہلہ دینا اور اس پر اصرار کرنا کیا بالکل بے معنی اور لغو نہیں ہے ؟ والفضل ما شہدت بہ الاعداء باقی رہا آپ کا یہ مطالبہ کہ بریلوی مسلک والے دیوبندی مسلک والوں کو کافر کہیں ۔

اس سلسلہ میں آپ غالباً کچھ مناظرے میں ہیں۔ بریلوی حضرات کی مسلمان کو ہرگز کافر نہیں کہتے جو کچھ بریلوی کہتے ہیں وہ یہ ہے،

جن اکابر دیوبند نے حضور نبی کریم علیہ السلام کی شان رفیع میں بے ادبیاں کی ہیں اور شدید گستاخانہ کلمات کہے ہیں اور تو بہ تک کی زحمت گوارا نہیں کی بلکہ توہین رسالت کے ارتکاب پر آخر تک قائم رہے ان کے متعلق حکم قرآنی (لَا تَقْتُذِرُوا قَوْلَ كُفْرٍ تَجْمَعُونَ اِنَّمَا يَتَّبِعُ الْاِثْمَ الْكُفْرَ وَكَفَرُوا بِاَعْدَاءِ صِلَاةٍ مِّنْهُمْ بے شک انہوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لانے کے بعد (کفر یہ کہہ کر) کافر ہو گئے) بہت واضح ہے۔ بریلویوں کا اگر کوئی جرم (آپ کے گمان کے مطابق) ہے تو صرف یہ کہ وہ اس قرآنی فیصلے کو مانتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ یہ جانتے ہوئے دکھلاں فلاں حضرات نے رسول کی قرینہ کی ہے آگئی انھیں اپنا مقصد اور جتنا سمجھتے

کہتے ہیں اور گستاخانہ عبارتوں سے ہرزاری ظاہر نہیں کرتے ان کے لیے بھی وہی حکم قرآنی ہے۔ رہے وہ لوگ جو انھیں کسی حسن ظن کی بناء پر اپنا پیغمبر اور عالم دین سمجھتے ہیں اور ان بے چاروں کو یہ پتہ تک نہیں یہ رسول کے گستاخ ہیں وہ بریلویوں کے نزدیک مسلمان ہیں ان بے چاروں کو کوئی کافر نہیں کہتا۔ اسی مقام پر پہنچ کر یہ سوال پیدا ہوتا فطری بات ہے کہ اکابر دیوبند نے وہ کون کی گستاخیاں کی ہیں جن کی بناء پر ان پر توہین رسالت کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ تو لیجیے بارگاہ رسالت میں ان کی گستاخوں کے چند نمونے حوالوں کے ساتھ پیش کیے دیتا ہوں۔ اگرچہ ہر قلم ان عبارتوں کو نقل کرتے ہوئے جانب دہا ہے مگر حجت تمام کرنا ضروری ہے۔ ان گستاخانہ عبارتوں اور ملعون کلمات کو پڑھ کر آپ کی ایمانی آگ جو سرد چٹھکی ہے۔ شاید ان میں کوئی چٹکاری موجود ہو اور رحمت خداوندی سے وہی چٹکاری از سر نو حرارت ایمانی بخش دے۔ خدا کی رحمت سے کچھ بید نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے آمین۔

دیوبندی عقائد کے چند نمونے

عقیدہ "غیب کی باتوں کا ایسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے

ایسا علم زید عمرو، یحییٰ اور یاکھوں کو، بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے مہول کی تخصیص نہیں۔
 حوالہ کے لیے دیکھیے کتب حفظ الایمان مصنف مولوی اشرف علی تھانوی ص ۷ شائع کتب خانہ اشرفیہ کینی
 دیوبند) عقیدہ ۷۲ "حضور نبی کریم علیہ السلام کو آخری نبی مبعوث ہوا کہ خیال ہے اہل علم کا نہیں۔" (تحذیر الناس
 ص ۲ مصنف مولوی محمد قاسم ضیاء تھانوی شائع کردہ کتب خانہ اعجازیہ دیوبند) عقیدہ ۷۳ "حضور
 نبی کریم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"
 (تحذیر الناس ص ۲) عقیدہ ۷۴ "شیطان و ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام
 کے علم سے زیادہ ہے۔" (براہین قاطعہ ص ۷ مصنف مولوی خلیل احمد بیٹھوی شائع کردہ کتب خانہ اہل
 دیوبند) عقیدہ ۷۵ "غز میں حضور علیہ السلام کا خیال کہ صے اوزیل کے خیال میں ٹو بنے سے بڑا
 ہے۔" (صراط مستقیم ص ۹ مصنف مولوی اکمل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ داخدا کینی دیوبند)
 عقیدہ ۷۶ "ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چارھے بھی ذلیل ہے۔" (تقویت الایمان
 ص ۱ مصنف مولوی اکمل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ داخدا کینی دیوبند) عقیدہ ۷۷
 "حضور علیہ السلام کو کچھ قدرت ہے نہ کچھ خف وانی ان کی قدرت کا حال قرآن ہے کہ وہ اپنی
 جان تک کے قطع و نقصان کے مالک نہیں۔" (تقریر الایمان ص ۱) عقیدہ ۷۸ "اللہ تعالیٰ
 جو کچھ مسئلہ اپنے بندوں سے کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر خواہ آخرت میں اس کی حقیقت کی
 کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی نہ اپنا حال نہ دوسروں کا۔" (تقویت الایمان ص ۱) عقیدہ ۷۹
 "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" (تقویت الایمان ص ۱) عقیدہ ۸۰ "اسب
 ابیاد و اولیاد اس کے رب و ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" (تقویت الایمان ص ۱)
 عقیدہ ۸۱ "حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔" (تقویت الایمان ص ۱)
 عقیدہ ۸۲ "حضور علیہ السلام پر افر اور اندھا گویا آپ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر
 مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویت الایمان ص ۱) عقیدہ ۸۳ "حضور علیہ السلام کا یوم میلاد
 منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔" (براہین قاطعہ ص ۱۵)

امیر علی صاحب! دیوبندی حضور علیہ السلام کے لیے اُردو زبان کا علم دیوبند کے علماء
 سے آنا جاتے ہیں (براہین قاطعہ ص ۲) بلغۃ الحیران نامی کتاب میں حضور علیہ السلام کا گونا گوا
 اور اپنے لیے لکھا کہ میں نے انھیں گرنے سے روکا۔" رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔"
 (براہین قاطعہ ص ۷) "رسول کے چاہنے کے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویت الایمان ص ۱۵)

کہاں تک میں ان علمائے دیوبند کی کفریات نقل کروں؟ آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کیا ان عقائد کے حامل افراد مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟

حسب ضروری وضاحت میں نے طرالت سے بچنے کے لیے ان کفری عبارتوں کے اعتباراً درج کیے ہیں مکمل مضمون ان کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

مولوی محمد تقی حسن دیوبندی کا فیصلہ: اگر خاں صاحب (مولانا احمد رضا خاں صاحب) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انھوں نے انھیں سمجھا تو خاں صاحب (مولانا احمد رضا خاں صاحب) پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔ . . . کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

داخلہ العذاب مسلمانوں کا امتناع کردہ دارالعلوم دیوبند مطبع مجتہائی دہلی

آخری اور فیصلہ کن بات

میں ملک اور ملت اسلام کے عظیم تر مفاد میں اور امیر علی امدان کی پشت پناہی کرنے

والے دیوبندی و بالی بھرات کو مشورہ دوں گا کہ یہ بھڑک اٹھیں، فرقہ واریت کی آگ کو نہ بھڑکائیں، ملک کے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے نہ ہی ملک میں کچھ سہولت ہے۔ میں نے یہ چند مصلوہ بھی عوام کے ذہن کو صاف کرنے کے لیے لکھے ہیں ورنہ مجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ بیان بازیوں میں بھی حصہ لوں یہ میرا مشورہ ہے لیکن آپ لوگ اگر میرے اس مخلصانہ مشورہ کی قدر نہیں کرتے اور مباہلہ کرنے پر ہی آپ کو اصرار ہے تو صنیعہ ہم مباہلہ گئے لیے تیار ہیں۔ لیکن

۱۔ مباہلہ سے پہلے مناظرہ ضرور ہوگا جس میں فریقین دلائل شریعت سے اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کریں گے۔ ۲۔ فریقین کے درمیان مناظرہ علائقہ ہوگا۔ موضوع مناظرہ ”کفریات علمائے دیوبند“ ترتیب وار ہوں گے جن کا بیان اوپر کر گیا ہے۔ بریلوی لوگ ان عبارتوں کو کفریہ اور دیوبندی لوگ انھیں غیر کفری ثابت کریں گے اور علماء دیوبند کو ثابت کرنا ہوگا کہ ان پر توہین رسالت کا الزام غلط ہے اور وہ عبارات گستاخانہ نہیں۔ ۳۔ مناظرہ تحریری و تقریری دونوں ہوگا یعنی پہلا مناظرہ اپنا اپنا تحریری بیان اپنے اور گواہوں کے دستخط و ہرے مزین کرے گا پھر اُسے آواز بلند بڑھ کر فریق ثانی کے حوالے کرے گا۔ ہر مناظرہ کے تقریری بیان مکمل ٹیپ

کیے جائیں گے۔ ۴۔ مناظرہ میں غیر جانب دار اہل علم و دانش حضرات بطور منصف اور سچ اپنے فرائض انجام دیں گے اور مناظرہ کے اختتام پر کسی قسم کا اعلان یا بار و حجت سے متعلق کرنے کے مجاز صرف وہی ہوں گے۔ ۵۔ ہر فریق کے منتظمین اپنی جماعت اور اپنے عوام کی جانب سے اس دامن برقرار رکھیں گے یہ ان کی ذمہ داری ہوگی۔ ۶۔ مناظرہ کے باقی شرائط اس وقت طے ہوں گے جب آپ لوگ مناظرہ کرنے کے لیے باقاعدہ اعلان کریں گے کہ ہم تیار ہیں۔ بالفرض اگر کسی وجہ سے مناظرہ سے بھی بات نہیں بنتی ہے اور فیصلہ کے لیے مباہلہ ہی ضروری ہوتا ہے تو پھر ہم آپ سے مباہلہ بھی کریں گے لیکن مباہلہ الف پاکستان میں کیجیے تاکہ یہاں کے سنی دیوبندی عوام بھی دیکھیں۔ پ۔ مباہلہ کا موضوع بھی وہی ہوگا کہ اے اللہ ہم دیوبندیوں اور ان کے فلاں فلاں اکابر پر تو ہیں رسالت کا الزام لگانے میں اگر یہ لڑی سچے ہیں تو ان کی حقانیت کو ظاہر فرما اور اگر ہم لوگ سچے ہیں یعنی نہ ہم نے نہ ہمارے فلاں فلاں اکابر نے تو ہیں رسالت کیا ہے بلکہ اس معاملے میں بے قصور ہیں تو ہماری حقانیت ظاہر فرما۔ اے اللہ تو ہیں رسالت کے مجرموں اور ان کے پیروں پر اپنا عذاب نازل فرما۔ ان پر اپنی لعنت بھیج۔ ج۔ مباہلہ کرنے کے لیے دو جماعتوں میں سے جو حضرات بھی منتخب ہوں گے ان کے متعلق ان کی جماعت کے اکابر علماء اور مفتیوں کو اپنا تحریری و کالت نامہ فریق ثانی کے حوالے کرنا ہوگا کہ فلاں شخص ہماری جماعت کا نمائندہ ہے اس کی بار و حجت ہماری بار و حجت ہوگی۔

مولانا شاہ احمد نورانی کا اعلان

اکابر علماء و مفتیان گھم کر دیں کہ امیر علی ہمارا نمائندہ ہے اس کی بار و حجت ہمارے اس کی جیت ہماری جیت ہوگی تو میں مقابلہ کے لیے تیار ہوں۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وعلى آله وصحبه اجمعين برحمته يا ارحم الراحمين

خاک پائے محمد شمیم الحسن قادری رضوی غفرلہ خطیب جامع مسجد مولیٰ
مرکز لاہوری الاولیٰ مسجد امام برہنہ جان افروز درویش

